واقفینِ نَو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس

پروگرام کے مطابق واقفینِ نَو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

عزیزم خواجہ حیات نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور عزیزم احمد یحییٰ نے اس کا جاپانی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم متین احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

''حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قابل قدر اور سنجیدہ کام اگر خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر وہ کام جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔''

(ابوداؤد، کتاب الادب، باب الھدیٰ فی الکلام)

اس کے بعد عزیزم یاسر جنود نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ منظوم کلام!

یارو مسیح وقت کہ تھی جن کی انتظار
رہ تکتے تکتے جن کی کروڑوں ہی مَر گئے
آئے بھی اور آ کے چلے بھی گئے وہ آہ!
ایام سعد ان کے بسرعت گزر گئے

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔

☆ بعد ازاں عزیزم صبور احمد نے **''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاپان اور جاپانیوں کو تبلیغ اسلام کے بارے میں ارشادات''** پیش کئے:

26راگست 1905ء کو نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک قادیان میں ذکر آیا کہ جاپان میں اسلام کی طرف رغبت معلوم ہوتی ہے اور بعض ہندی مسلمانوں نے وہاں جانے کا ارادہ کیا ہے۔اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''جن کے اندر خود اسلام کی روح نہیں وہ دوسروں کو کیا فائدہ پہنچائیں گے۔ جب یہ قائل ہیں کہ اب اسلام میں کوئی اس قابل نہیں ہوسکتا کہ خدا اس سے کلام کرے اور وحی کا سلسلہ بند ہے تو یہ ایک مردہ مذہب کے ساتھ دوسروں پر کیا اثر ڈالیں گے۔ یہ لوگ صرف اپنے پر ہی ظلم نہیں کرتے بلکہ دوسروں پر بھی ظلم کرتے ہیں کہ ان کو اپنے عقائد اور خراب اعمال دکھا کر اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ان کے پاس کونسا ہتھیار ہے جس سے غیر مذاہب کو فتح کرنا چاہتے ہیں۔جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے۔ اِن کی بوسیدہ اور ردّی متاع کون لے گا۔ چاہئے کہ اس جماعت میں سے چند آدمی اس کام کے واسطے تیار کئے جائیں جو لیاقت اور جرأت والے ہوں اور تقریر کرنے کا مادہ رکھتے ہوں۔''

(ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 351۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

نیز جاپان کے متعلق مزید فرماتے ہیں:

''ضعف اسلام کے زمانہ میں جبکہ دین مالی امداد کا سخت محتاج ہے اسلام کی ضرور مدد کرنی چاہئے۔ جیسا کہ ہم نے مثال کے طور پر بیان کیا ہے۔جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جاوے اور کسی فصیح و بلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کرایا جائے اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جائے۔'' (ملفوظات جلد 8)

پھر فرماتے ہیں:

''مجھے معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں کی اسلام کی طرف توجہ ہوئی ہے اس لئے کوئی ایسی جامع کتاب ہو جس میں اسلام کی حقیقت پورے طور پر درج کر دی جائے گویا اسلام کی پوری تصویر ہو۔ جس طرح پر انسان سراپا بیان کرتا ہے اور سر سے لے کر پاؤں تک کی تصویر کھینچ دیتا ہے اس طرح سے اس کتاب میں اسلام کی خوبیاں دکھائی جاویں اس کی تعلیم کے سارے پہلوؤں پر بحث ہو اور اس کے ثمرات اور نتائج بھی دکھائے جاویں۔ اخلاقی حصہ الگ ہو اور ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جاوے۔

(ملفوظات جلد 8)

☆ اس کے بعد عزیزم مرتاض احمد رضی نے **''جاپان میں احمدیت''** کے عنوان سے اپنا درج ذیل مضمون پیش کیا:

جاپان میں اشاعتِ اسلام کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کی تکمیل کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے قیام کے بعد جاپان میں تبلیغِ اسلام کے منصوبہ کی بنیاد رکھی۔6 مئی 1935ء کو تحریک جدید کے ماتحت قادیان سے بیرونی ممالک کے لئے مبلغین کا پہلا قافلہ روانہ ہوا۔ان تین مبلغین میں سے ایک مکرم صوفی عبد القدیر صاحب نیازؔ تھے جو 4 جون 1935ء کو جاپان کے ساحلی شہر کوبے (KOBE) پہنچے۔ آپ نے زبان سیکھی، سخت مشکل حالات میں بھی خدمت دین کی ذمہ داری ادا کرتے رہے۔ کچھ عرصہ کے لئے آپ اسیرِ راہ مولیٰ ہوئے۔ آپ کی موجودگی میں ہی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے دوسرے مبلغ مکرم مولوی عبد الغفور صاحب کو جاپان روانہ فرمایا اور اپنے قلمِ مبارک سے 15 نصائح لکھ کر دیں۔ جنگ عظیم دوم کی وجہ سے 1941ء میں آپ کو واپس قادیان جانا پڑا۔

جنگ عظیم میں شکست کے بعد 1951ء میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ایک ٹوٹے پھوٹے ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے تاریخی کردار ادا کیا۔

1959ء میں مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب ربوہ گئے اور حصول تعلیم کے بعد اسلام احمدیت کی آغوش میں داخل ہوگئے۔1968ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید جاپان تشریف لائے اور آپ کے دورہ کے بعد 8 ستمبر 1969ء کو مکرم میجر عبد الحمید صاحب مبلغ سلسلہ ربوہ سے ٹوکیو کے لئے روانہ ہوئے۔اور جاپان میں اسلام احمدیت کی تبلیغ اور اشاعت کا مستقل مرکز قائم ہوگیا۔

11 ستمبر 1981ء کو جاپان کے وسطی شہر ناگویا میں ایک مکان خریدنے کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس کا نام ''احمدیہ سنٹر'' تجویز فرمایا۔

1989ء جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک یادگار سال ہے۔ جب جماعت کے قیام پر 100 سال مکمل ہوئے۔ جماعت احمدیہ جاپان کے لئے یہ سال غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے، کیونکہ اسی سال جماعت کو قرآن کریم کا جاپانی زبان میں ترجمہ شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔اور یہی وہ مبارک سال ہے جب سرزمین جاپان نے پہلی دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح کے قدم چومنے کی سعادت حاصل کی۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ ایک ہفتہ جاپان میں قیام پذیر رہے۔آپ نے 28 جولائی 1989ء کا خطبہ جمعہ بھی ناگویا سے ارشاد فرمایا۔

خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی سے قبل 2006ء کا سال بھی جماعت احمدیہ جاپان کے لئے ایک یادگار حیثیت رکھتا ہے، جب ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جاپان تشریف لائے۔ 12 مئی 2006ء کا خطبہ جمعہ جاپان سے Live نشر ہوا۔

اس وقت ٹوکیو اور ناگویا دو مقامات پر جماعت کے مراکز قائم ہیں۔جاپان میں پہلی مسجد کے لئے جگہ خریدی جا چکی ہے اور پیارے حضور کی خدمت میں دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو پورا فرمائے اور جماعت احمدیہ جاپان احسن رنگ میں اسلام احمدیت کی تبلیغ کرنے والی ہو۔آمین

☆ بعد ازاں عزیزم مرزا معظم بیگ نے **''جاپان میں آنے والے زلزلے و تسونامی اور حضور انور کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست''** کے موضوع پر اپنا درج ذیل مضمون پیش کیا:

3 مارچ 2011ء کو جاپان کے شمال مشرقی علاقوں میں ایک شدید زلزلہ آیا جس کی شدت 9.0 ریکارڈ کی گئی۔دنیا کی تاریخ میں اب تک آنے والے زلزلوں میں سے اسے چوتھا بدترین زلزلہ کہا جا رہا ہے۔اس زلزلہ کے بعد چھ اور سات شدت کے کئی آفٹر شاکس بھی آئے لیکن سب سے زیادہ بدترین اور خوفناک آفت تسونامی تھی۔

تسونامی جاپانی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے سمندر کی لہر۔اور اس زلزلہ کے بعد دنیا کی سب سے بلند اور خطرناک تسونامی برپا ہوئی۔زلزلہ کا مرکز جاپان کے ساحل سے 69 کلومیٹر دور تھا اور 10 سے 30 منٹ کے دوران ہی تسونامی کی بڑی لہریں خشکی تک آ پہنچیں۔تسونامی کی بلندترین لہر 40 میٹر سے بھی زائد تھی لیکن دس بارہ میٹر تک کی لہریں سینڈائی اور دیگر نواحی علاقوں کو اپنی لپیٹ میں لے گئیں۔Minami Sanriku شہر میں دس ہزار کے قریب لوگ لاپتہ ہوئے اور سب سے زیادہ اموات اشی نوماکی شہر میں ریکارڈ کی گئیں۔

تیس منٹ کے اندر ہی تسونامی نے بڑے بڑے جہاز اور گاڑیوں کو اپنی لپیٹ میں لے کر سمندر میں لا پھینکا اور ہزارہا کی تعداد میں کشتیاں اور بحری جہاز سمندروں سے نکل کر خشکی پر آ پہنچے۔

زلزلہ اور تسونامی کے فوری بعد سے جماعت احمدیہ جاپان کو بھی چھ ماہ تک متاثرین کی خدمت کا موقع ملا۔ہیومینٹی فرسٹ جاپان کی مختلف ٹیموں نے جو تصاویر لیں ان میں سے کچھ اس طرح ہیں۔(اس کے بعد کچھ تصاویر پیش کی گئیں)

جاپان میں بکثرت زلزلے آتے رہتے ہیں اور آئندہ تیس سالوں کے دوران ناگویا اور ٹوکیو کے علاقوں میں بھی ایک بہت بڑے زلزلے کی پیشگوئی کی جارہی ہے۔جاپان میں سکولوں کے پہلے دن بچوں کو زلزلوں سے بچنے کی مشقیں کروائی جاتی ہیں اور حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کے طریق سکھائے جاتے ہیں۔عام طور پر عمارتیں اور پل وغیرہ بھی ایسے بنائے جاتے ہیں جو آٹھ تک کی شدت کے زلزلہ کو بھی برداشت کر سکتے ہیں۔لیکن تسونامی ایک ایسی آفت ہے جس نے جاپانی قوم کو بہت پریشان کر رکھا ہے۔خاص طور پر ایٹمی ری ایکٹرز کی تباہی نے ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹمی حملوں سے بھی زیادہ تشویش پھیلائی ہے۔

پیارے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جاپانی قوم کو زلزلوں اور تسونامی کی آفات سے محفوظ رکھے اور انہیں اپنے خالق و مالک کو پہچاننے اور اس کی حفاظت میں آنے کی توفیق بخشے۔آمین